امام رازی کی تفسیر "مفاتیح الغیب" کی روشنی میں اسماء قرآن کا مطالعہ

A Study of the names of al-Qur'ān in the Light of *Mafātīḥ al-Ghayb* by Imām Rāzi

* عبد المتین

Abstract

Al-Qur'ān al-Karīm, to us Muslims, is the absolute and error free source of knowledge for all mankind. The words and meanings of it have been revealed by Allah (SWT) and will remain unchanged for ever. First exegesis of the Qur'ān was provided by the Prophet himself and then by his companions. Later on scholars of Islam also made notable contributions in this regards. Imām Fakhruddīn Rāzi is one of those celebrated scholars who produced an excellent Arabic commentary of the Qur'ān covering almost all aspects of tafsīr. The present article focuses on a small portion of Tafsīr-e- Kabīr, i.e. the portion in which different names of the Qur'ān have been discussed. These names alongwith notes of al-Rāzi have been translated into Urdu followed by a discussion.

Keywords: Fakhruddīn al-Rāzi, Tafsīre Kabīr, Names of the Qur'ān.

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا ازلی اور ابدی کلام ہے۔ مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن قدیم ہے حادث نہیں ہے اور یہ کہ اس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ لہٰذا کسی کو یہ قوت اور اختیار حاصل نہیں ہے کہ اس میں تبدیلی کر سکے اور نہ کسی کو یہ اجازت حاصل ہے کہ قرآن کریم کی ایسی تشریح یا ترجمہ کرے جو احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کی تشریح اور ترجمہ کے برعکس ہو۔ یہاں تک کہ کسی کو یہ بھی اختیار حاصل نہیں ہے کہ کتاب اللہ کا کوئی ایسا نام تجویز کرے جو قرآن اور حدیث سے ثابت نہ ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نام توقیفی ہیں اسی طرح قرآن کریم کے نام بھی توقیفی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام کو کئی ناموں سے موسوم کیا ہے۔ جو اس کے مقام و شرف اور فضیلت کی گواہی دیتے ہیں۔ ناموں کی یہ کثرت باہم اشتراک بھی رکھتی ہے اور امتیاز بھی۔ امتیاز اس معنی میں کہ ہر نام مختصر ہے اور دوسرے مختصر نام کے مقابلے میں مخصوص معنی رکھتا ہے جو اپنے تمام مطالب اور غرض و غایت کی طرف اشارہ کر کے عنوان بن جاتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کا ایک نام ہُدیٰ یعنی کتاب ہدایت اور ایک نام ذِکر یعنی نصیحت ہے۔ اب ظاہر بات ہے کہ نصیحت ہو گی تو ہدایت نصیب ہو گی۔ یہ اشتراک بھی ہے اور امتیاز بھی۔ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

السَّیف، الصَّارِم اور المُہنَّد تلوار کو کہتے ہیں جو مشترک ہیں مگر اپنے مخصوص معنی کی وجہ سے ہر لفظ دوسرے سے جدا اور ممتاز بھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام، رسول اللہ ﷺ کے نام اور کتاب اللہ کے نام بھی مشترک اور ممتاز ہیں۔[1]

قرآن مجید کے وصفی نام اس کی عظمت، برکت، تاثیر اور جامعیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ علماء نے ان ناموں پر کتب لکھی ہیں۔ علامہ ابوالمعالی جو شَیذلہ کے نام سے بھی معروف تھے، کی رائے کے مطابق قرآن کے پچپن (55) نام ایسے ہیں جو خود اس کی آیات کریمہ میں موجود ہیں۔[2] امام رازی نے اپنی تفسیر میں 32 نام گنوائے ہیں۔ زیر نظر مقالہ بنیادی طور پر اسی تفسیر سے ماخوذ ہے۔ دیگر کتب اور خود قرآن کریم کی ورق گردانی سے پتہ چلا کہ قرآن کریم کے کل 76 نام بنتے ہیں:

---

* پی ایچ۔ڈی ریسرچ سکالر، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان۔

1۔ الکتاب: [سورۃ ص 28: 29] یہ قیام اور صیام کے وزن پر مصدر ہے یعنی فعال بمعنی مفعول جیسے لباس بمعنی ملبوس ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ یہاں الکتاب سے مراد قرآن کریم ہے

2۔ القرآن: [سورۃ بنی اسرائیل 17: 88] لفظ قرآن کے بارے میں مفسرین کی دو رائے ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن اور قراءت کا ایک مطلب ہے اس رائے کی تائید میں یہ آیت ہے:

"فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَه"[3]

"پس جب ہم اس کی تلاوت کرتے ہیں تو آپ اس کی اتباع کیجئے"۔

اس آیت میں قرآن سے اتباع مراد ہے یعنی آپ ہماری تلاوت کی پیروی کیجئے۔ جب کہ دوسری رائے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ ان کے نزدیک یہ لفظ مصدر ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں:

"قرأت الماء في الحوض"[4]

"میں نے پانی کو حوض میں جمع کر دیا"[5]۔

اسی طرح سفیان بن عیینہ کہتے ہیں[6] کہ قرآن کو اس لئے یہ نام دیا گیا ہے کہ اس میں حروف کو جمع کیا گیا ہے۔

3۔ الفرقان: [سورۃ الفرقان 25: 1] فرقان کی تفسیر میں علماء کا اختلاف ہے ایک تفسیر کے مطابق فرقان کا مطلب یہ ہے کہ اس کو متفرق اوقات میں نازل کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

"وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا"[7]

"اور اس قرآن کو ہم نے الگ الگ نازل کیا ہے تاکہ آپ اطمینان سے اس کو لوگوں کے سامنے پڑھیں اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا ہے"۔

جب کہ اس کے علاوہ تمام آسمانی کتابیں ایک ہی دفعہ اکٹھی نازل کی گئی ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ فرقان کے لفظ سے اس کی موسومیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ حق و باطل، حرام و حلال، مجمل اور واضح اور محکم اور مؤول میں فرق واضح کرتا ہے۔ بعض کے نزدیک فرقان کا مطلب نجات ہے جب کہ سیدنا عکرمہ اور حضرت سدی کی بھی یہی رائے ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ تمام انسان اندھیروں میں تھے قرآن کی وجہ سے ان کو نجات مل گئی۔

4۔ الذکر، التذکرۃ اور الذکریٰ: [سورۃ الانبیاء 25: 50] اس لفظ سے موسومیت کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذکر (نصیحت) ہے جس کے ذریعے اس نے اپنے بندوں کو یاد دہانی کرائی ہے اور ان پر عائد کردہ احکامات کی وضاحت کی ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ یہ ذکر یعنی شرف اور اعزاز ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لائے ہیں اور یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے لئے بھی اعزاز ہے۔ التذکرۃ اور الذکریٰ کے الفاظ بالترتیب سورۃ الحاقۃ آیت نمبر 48 اور سورۃ الذاریات آیت نمبر 55 میں وارد ہوئے ہیں۔

5۔ التنزیل: [سورۃ الشعراء 26: 193]

6۔ الحدیث: [سورۃ الزمر 39: 23] قرآن کو حدیث اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ انسانوں تک کلام کی صورت میں پہنچا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے انسانی کلام سے تشبیہ دی ہے۔

7۔ الموعظۃ: [سورۃ یونس10: 57] قرآن حقیقت میں نصیحت ہے کیوں کہ اس کا کہنے والا اللہ تعالی ہے، لانے والا جبریل امین ہے اور اخذ کرنے والا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو پھر اس سے نصیحت کیوں حاصل نہیں ہوگی؟

8۔ الحکم، الحکمۃ، الحکیم: [سورۃ الرعد13: 37، سورۃ القمر54: 5، سورۃ الاحزاب33: 34]

9۔ الشفاء: [سورۃ بنی اسرائیل17: 82] دلوں میں جو کچھ ہے قرآن ان کے لئے شفاہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے قرآن کفر کے مرض کے لئے شفاہے اس لئے کہ اس کے ذریعے دلوں سے ہر قسم کے شک کا ازالہ ہوجاتا ہے۔

10۔ الھدیٰ، الھادی: [سورۃ بقرۃ2،3، بنی اسرائیل17: 9، سورۃ الجن72: 2] سیدھی راہ (نیکی) کی طرف راہنمائی کرنے والی کتاب۔ الھادی اللہ تعالی کی ذات ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

"الھــــــادی النور"[8]

"اللہ ہدایت دینے والا نور ہے"۔

اس سے معلوم ہوا کہ الھادی کا لفظ اللہ تعالیٰ اور قرآن دونوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ سورۃ النور کی آیت 35 میں آیا ہے۔

11۔ الصراط المستقیم: [سورۃ الانعام: 153] سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

12۔ الحبل: [سوررۃ آل عمران3: 103] حبل اللہ کا نام قرآن کو اس لئے دیا گیا ہے کہ جب انسان اسے تھام کر اس پر عمل کرے گا تو دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات پائے گا۔ جیسا کہ ایک ڈوبتا ہوا شخص رسی کو پکڑ کر ڈوبنے سے اور ہلاک ہونے سے نجات پاتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے اس قرآن کو (عصمت) بچانے والا کہا ہے:

"ان ھذا القرآن عصمۃ لمن اعتصم بہ"[9]

"یقیناً یہ قرآن اسے بچانے والا ہے جو اس کو مضبوطی سے پکڑ لے"۔

13۔ الرحمۃ: [سورۃ بنی اسرائیل17: 82] یعنی یہ کہ قران اندھیروں اور گمراہیوں سے نجات دلانے کے علاوہ رحمت بھی ہے۔

14۔ الروح: [سورۃ الشوری42: 53] قرآن کو روح اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ ارواح کی حیات کا ذریعہ ہے۔ اسی وجہ سے سورۃ مریم19: 17 میں جبریل کو بھی روح کہا گیا ہے۔ سورۃ النساء 4:171 میں سیدنا عیسی کو بھی روح کہا گیا ہے۔

15۔ القصص: [سورۃ یوسف12: 3] القصص کا مطلب اتباع الخبر ہے مطلب یہ کہ قرآن کریم بالکل سچائی کے ساتھ ماضی کے واقعات بیان کرتا ہے۔

16۔ البیان، التبیان اور المبین: [سورۃ آل عمران3: 138، سورۃ النحل16: 89، سورۃ یوسف 12: 1] یعنی وہ دلائل جن کے ذریعے حق واضح ہوتا ہے، ظاہری نظر کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی گئی ہے کہ آنکھوں کے ذریعے بھی انسان نجات کا راستہ پاتا ہے۔

17۔ البصائر: [سورۃ الاعراف7: 203] قرآن تمھارے رب کی طرف سے بصیرت والا کلام ہے۔

18۔ الفصل: [سورۃ الطارق 86:13-14] یہ ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ اس میں کوئی بے ہودگی نہیں ہے۔ الفصل کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس سے قضا مراد ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے درمیان اس کے ذریعے فیصلہ کرتا ہے

اور بعض کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی اس کے ذریعے لوگوں کے درمیان جدائی ڈال کر بعض کو جنت اور بعض کو آگ کی طرف بھیجے گا: جس نے دنیا میں قرآن کو اپنا رہنما بنایا ہو گا اسے جنت کا راستہ ملے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈالا ہو گا اسے جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

19۔النجوم:[سورۃ الواقعۃ56: 75] قرآن کو نجم کا اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ تھوڑا تھوڑا کر کے یعنی نجماً نازل ہوا ہے۔

20۔المثانی : [سورۃ الزمر 49: 23] دہرائی جانی والی آیات جنہیں سن کر رب سے ڈرنے والوں کے جسم کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔

21۔النعمۃ:[سورۃ الضحیٰ93: 11] سیدنا عبد اللہ بن عباس رجی اللہ عنہ کے مطابق قرآن مجید نعمت ہے۔

22۔البرہان:[سورہ النساء144:4] قرآن اس لئے برہان ہے کہ تمام فصحاء اس کا نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

23۔البشیر۔النذیر: [سورۃ النساء4: 65] یہ نام انبیاء اور قرآن دونوں میں مشترک ہیں: خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا۔ یہی اوصاف سورۃ الفتح آیت 8 میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بتائے گئے ہیں۔

24۔القیم :[سورۃ الکھف18: 2] سیدھا راستے کی طرف لانے والی کتاب۔ قرآن کو اس لئے قیم کہا گیا ہے کہ یہ بیان کے اعتبار اور فائدہ پہنچانے کے حوالے سے ہمیشہ قائم اور دائم ہے۔

25۔المھیمن :[سورۃ المائدۃ 5: 48] سابقہ (آسمانی) کتابوں کی تصدیق اور حفاظت کرنے والی کتاب۔ یہ لفظ الامین سے ماخوذ ہے قرآن کو اس لفظ سے متصف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص اس پر عمل کرتا ہے وہ دنیا اور آخرت میں ضرر سے محفوظ رہتا ہے۔ رب العالمین بھی المھیمن ہے جس نے المھیمن (قرآن) کو الامین نبی پر نازل کر کے اس کی امت کو اپنی مخلوق کا محافظ یعنی ان پر گواہ بنایا ہے۔

26۔النور:[سورۃ الاعراف7: 157] اس آیت کریمہ میں نور سے قرآن مراد ہے۔ جب کہ سورۃ المائدہ کی آیت 15 میں رسول اللہ کو بھی نور کہا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن میں نور سے مراد تبلیغ دین بھی ہے۔(الزمر 22:39)

27۔الحق: [سورۃ الحاقۃ69: 51] اللہ تعالی نے قرآن کا نام الحق اس لئے رکھا کہ یہ باطل کا ضد اور اس کو مٹانے والا ہے۔

28۔العزیز: [سورۃ الشعراء26: 9] بے شک قرآن کریم ایک عزیز کتاب ہے۔ عزیز کے دو معانی ہیں، ایک معنٰی القاہر یعنی غالب اور دوسرا بے مثل و بے نظیر۔ قرآن و صاحب قرآن دونوں عزیز ہیں۔

29۔الکریم: [سورۃ الواقعۃ56: 78] اللہ تعالی نے سات چیزوں کو الکریم کہا ہے: اپنی ذات، قرآن کریم، سیدنا موسیٰ، اجر، عرش اور رسالۂ سلیمان علیہ السلام کو جو ملکہ بلقیس کی طرف بھیجا گیا تھا۔ قرآن ربِ کریم کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جسے ایک کریم فرشتہ ایک کریم نبی ﷺ کے پاس کریم امت کے لئے لایا ہے، جب یہ امت اس پر عمل کرے گی تو اجر کریم حاصل کرے گی۔[10]

30۔العظیم: [سورۃ الحجر15: 87] یہ بات قابلِ غور ہے کہ اللہ تعالی کا ایک نام بھی العظیم ہے۔ اس نے اپنے عرش کو بھی عظیم کہا ہے۔ جب کہ اس کی کتاب بھی عظیم ہے۔ اسی طرح قیامت کا دن اور اس کا زلزلہ بھی عظیم ہیں۔ نبی ﷺ کے اخلاق کو بھی عظیم کہا گیا

ہے۔ علم بھی عظیم ہے، عورتوں کا مکر بھی عظیم ہے، فرعون کے جادوگر بھی سحر عظیم لائے تھے۔ جبکہ اللہ کی طرف سے اہل ایمان اور عمل صالح والوں کو مغفرت کے بعد اجرِ عظیم سے نوازا جائے گا۔

31۔المبارک: [سورۃ الانبیاء 21: 50] قرآن ایک بابرکت نصیحت ہے جسے ایک بابرکت فرشتہ ایک بابرکت رات میں ایک بابرکت نبی پر اتار کر ایک بابرکت امت کے لئے لے آیا۔

32۔العربی: [سورۃ یوسف 12: 6] بے شک ہم نے اس کو قرآنِ عربی نازل کیا ہے۔

33۔العجب: [سورۃ الجن 72: 1] ایسا قرآن جو فصاحت و بلاغت میں بڑا عجیب ہے یا برکت و مواعظ کے لحاظ سے نہایت تعجب انگیز ہے۔

34۔المجید: [سورۃ ق 50: 1] بہت بڑی شان والا قرآن۔ اس لئے کہ یہ ساتویں آسمان کے اوپر موجود لوح محفوظ سے آسمان دنیا میں اترا، پھر جبریل امین اسے لے کر دنیا کے سب سے بڑے ہادی وراہنما کے قلب اطہر پر، رمضان المبارک کی شب قدر میں، دنیا کے مرکز مکہ مکرمہ میں، اس خوش قسمت امت کی راہنمائی کے لئے اتارنے کا آغاز کر گئے۔

35۔الوحی: [سورۃ الانبیاء 21: 45] پیغام الہی۔

36۔البینۃ: [سورۃ الانعام 6: 157] واضح کتاب جو رہنمائی کا ذریعہ اور رحمت ہے۔

37۔کلام اللہ: [سورۃ التوبۃ 9: 6]

38۔المفصل: [سورۃ الانعام 6: 114] ایک ایسی کتاب جس کے مضامین خوب صاف صاف بیان کئے گئے ہیں۔

39۔احسن الحدیث: [سورۃ الزمر 39: 23] بہترین کلام۔

ان سب کو ملا کر قرآن کے کل انتالیس نام بنتے ہیں۔ جو تمام کے تمام صفاتی ہیں، ہر نام میں مسلمانوں کے لئے راہنمائی ہے اور ہر ایک نام مسلمانوں سے عمل کا تقاضا کرتا ہے۔ مثلاً کتاب میں اس کے احکام کی فرضیت کی طرف اشارہ ہے، اسی طرح کتاب میں حجیت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے کہ مسلمان کے لئے اصل حجت قرآن ہے۔ قرآن کو فرقان کہا گیا ہے کیوں کہ یہ حق وباطل میں فرق کرنے کا ذریعہ ہے، یہ ذکر ہے کہ یہ حقیقی تذکیر اور نصیحت کا مؤثر ذریعہ ہے۔ اس کا نام حدیث ہے کہ اصل اور سچی بات اللہ تعالی کی ہے، یہ کلام حکیم اور شفا ہے کہ حکمت اور دلوں کا علاج اسی میں مضمر ہے، یہ ہدایت ہے اس کے بغیر راہ نجات ناممکن ہے، یہ رحمت ہے اور اس سے اعراض میں زحمت ہے، یہ حبل اللہ ہے اس کے ترک کرنے میں ہلاکت ہے، یہ روح ہے اور اس کو ترک کرنے میں موت ہے، اس کو بصائر کہا گیا ہے کہ اسی کے ذریعے راہ نجات کو دیکھنا ممکن ہے، یہ نعمت ہے جب کہ اس کی مخالفت نقمت ہے، اس کو اللہ نے برہان کہا ہے جب کہ اس سے اعراض میں ہزلان ہے۔ یہ قرآن اہل ایمان کے لئے بشارت اور اور کفار کے لئے خبر دار کرنے والا ہے، یہ مہیمن ہے کہ تمام سابقہ آسمانی تعلیمات کا محافظ ہے لہذا قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف رجوع کرنا منع ہے، یہ نور اور الحق ہے اس کے بغیر انسان اندھا اور باطل پرست ہوتا ہے، یہ عزیز اور کریم ہے کہ اس کا تارک ذلیل اور خوار ہے۔ یہ قرآن العظیم اور المبارک ہے کہ اس پر عمل پیرا ہونے میں عظمت اور برکت ہے جب کہ اس کو پس پشت ڈالنے میں پستی اور زوال ہے۔ قرآن کو العربی کہا گیا ہے کیوں کہ یہ اہل جنت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے جو کہ فصاحت اور بلاغت کا منبع ہے، اس کو البینۃ کہا گیا ہے کیوں کہ یہ بین، یعنی واضح، ظاہر اور باہر ہے۔ اور قرآن کو کلام اللہ اور احسن الحدیث کہا گیا ہے کیوں کہ یہ قدیم اور ازلی کلام ہے۔ لہذا قرآن کریم کے ایک ایک نام پر غور کر کے ہمیں اپنی زندگی

میں اس سے راہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ اگر ہم بغیر تدبر اور فکر کے قرآن کے ناموں کی صرف تعداد یاد کر کے اس پر اکتفا کر لیں تو یہ ہمارے لئے کافی نہیں ہو گا۔ اللہ تعالی نے متعدد ناموں سے اپنے کتاب کو اس لئے موسوم کیا ہے تا کہ اس پر ایمان لانے والے غور اور فکر کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔

حواشی وحوالہ جات:

[1] ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی 20/294۔

[2] دیکھئے زرکشی، البرہان 1/273۔

[3] سورۃ القیامۃ 75: 18۔

[4] ابن جریر، تفسیر 1: 67۔

[5] ایضًا 1: 68۔

[6] سفیان بن عیینہ کوفہ کے رہنے والے تھے بعد میں کوفہ منتقل ہو گئے تھے۔ آپ امام، عالم، زاہد، ایک حجت اور پرہیز گار شخص تھے جن کی مرویات کی قبولیت پر اجماع ہے۔ آپ نے ستر حج کئے تھے۔ (وفیات الاعیان وابناء الزمان: شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان، ج 2 ص 391 دار صادر، بیروت طبعۃ 1978ء)۔

[7] سورۃ بنی اسرائیل 17: 106۔

[8] ان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث معلوم نہیں ہو سکی۔

[9] یہ روایت سیدنا عبد اللہ بن عباس سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔ مصنف عبد الرزاق: 6017۔ البتہ اس کے قریب تر الفاظ میں دیگر مختلف روایات موجود ہیں مثلا "ان ھذا القرآن ھو حبل اللہ الذی امر بہ وھو النور المبین والشفاء النافع، عصمۃ لمن اعتصم بہ ونجاۃ لمن تمسک بہ،،"۔ "بے شک یہ قرآن اللہ کی وہ رسی ہے جس کا اس نے حکم دیا ہے، یہ روشن نور ہے، نفع مند شفا ہے، جس نے اس کو تھام لیا وہ گناہوں سے بچ گیا اور جس نے اس پر عمل کیا تو اس نے نجات پالی،، (مجمع الزوائد: الہیثمی، المتوفی 807ھ، المحقق: حسام الدین القدسی، الناشر: مکتبۃ القدسی، القاہرہ، 1994۔

[10] مفسر رازی نے ابتدا میں لفظ کریم کے سات استعمالات کا ذکر کیا ہے لیکن یہاں چھ کو بیان کیا ہے جب کہ قرآن میں کریم کا لفظ درج ذیل آیات میں استعمال ہوا ہے۔ رزق کریم: سورۃ الانفال: 74، سورۃ الحج: 50، سورۃ النور: 26، سورۃ سبا: 4۔ اور اجر کریم سورۃ یٰس: 11۔